22266 ـ نماز جمعہ كے بعد نماز ظہر كى ادائيگى كا حكم

سوال

ايك بستى جہاں تقريبا تيس كے قريب لوگ مسجد ميں نماز جمعہ ادا كرتے، اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے كے بعد نماز ظہر ادا كرتے ہيں، كيا ان كا يہ فعل جائز ہے يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شرعى دلائل اور دين كے ضرورى علم سے يہ بات معلوم ہے كہ اللہ سبحانہ وتعالى نے جمعہ كے روز ظہر كے وقت مقيم اور رہائشى اور آزاد اورمكلف مردوں پر ايك ہى فرض مشروع كيا جو كہ نماز جمعہ ہے، اس ليے جب مسلمان نماز جمعہ ادا كر ليں تو ان پر دوسرا فريضہ نہيں نہ تو ظہر كى نماز اور نہ كچھ اور، بلكہ اس وقت نماز جمعہ ہى فرض ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام اور ان كے بعد سلف صالحين بھى نماز جمعہ كى ادائيگى كے بعد كوئى اور فريضہ ادا نہيں كرتے تھے، بلكہ آپ كا اشارہ كردہ فعل تو كئى صديوں بعد پيدا ہوا، اور اس كے بدعت ہونے ميں كوئى شك و شبہ نہيں، اسى كے متعلق نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نئے نئے كام ايجاد كرنے سے بچو كيونكہ ہر نيا كام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہى ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (3991).

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان كچھ اسطرح ہے:

" جس نے بھى ہمارے اس دين ميں نيا كام ايجاد كيا جو اس ميں سے نہيں تو وہ كام مردود ہے "

اسے بخارى اور مسلم نے روايت كيا ہے.

اور اس ميں شك نہيں كہ نماز جمعہ كے بعد ظہر كى نماز ادا كرنا بدعت ہے، جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہيں، تو اس طرح يہ مردود ہو گا اور يہ ان بدعات اور گمراہيوں ميں شامل ہو گا جس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اجتناب كرنے كا كہا، اور اہل علم نے اس پر تنبيہ كى ہے، ان علماء ميں شيخ جمال الدين قاسمى نے اپنى

کتاب " اصلاح المساجد من البدع و العوائد " اور شیخ علامہ محمد احمد عبدالسلام نے اپنی کتاب: " السنن و المبتدعات " میں کہا ہے کہ:

ہم ایسا احتیاط اور نماز جمعہ صحیح نہ ہونے کی خدشہ کی بنا پر کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

" اس قائل کو یہ کہا جائے کہ:

اصل تو یہی ہے کہ نماز جمعہ صحیح اور سلامت اور نماز ظہر کا عدم وجوب ہے، بلکہ جس پر نماز جمعہ فرض ہے اس پر نماز جمعہ کے وقت میں نماز ظہر کی ادائیگی جائز نہیں، احتیاط تو اس وقت مشروع ہے جب سنت مخفی ہو اور اس میں کوئی شک و شبہ پایا جائے، لیکن اس طرح کا معاملہ تو شک و شبہ کا مقام نہیں، بلکہ دلائل سے ہمیں معلوم ہے کہ:

واجب تو صرف نماز جمعہ ہی ہے، لہذا اس کے بدلے کچھ اور جائز نہیں اور نہ ہی اس کے صحیح ہونے کے لیے بطور احتیاط اس کے ساتھ کسی اور چیز کا اضافہ ہو سکتا ہے، اور جس چیز کا اللہ تعالی نے حکم نہ دیا ہو اسے شریعت میں اضافہ کر لینا اور نئی شریعت بنا لینا، اور اس وقت نماز ظہر ادا کرنا شرعی دلائل کے مخالف ہے، اس لیے اسے ترک کرنا اور اس سے بچنا واجب ہے.

اور اس کے فعل پر کوئی ایسی دلیل نہیں جس پر اعتماد کیا جاسکے بلکہ یہ تو ان شیطانی وسوسوں میں شامل ہوتا ہے جن سے وہ صراط مستقیم اور ہدایت سے روکتا ہے، اور ان کے لیے ایسے دین کو مشروع کرتا ہے جس کا اللہ تعالی نے حکم بھی نہیں دیا، جس طرح شیطان نے بعض لوگوں کے لیے وضوء میں احتیاط کو مزین اس طرح کر دیا ہے کہ وہ طہارت سے فارغ ہی نہیں ہوتے، جب بھی وہ فارغ ہونے لگتے ہیں تو شیطان وسوسہ ڈال دیتا کہ ابھی طہارت صحیح نہیں ہوئی، اور اس نے یہ یہ کام نہیں کیا.

اور اسی طرح بعض کو نماز میں بھی وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب وہ نماز کے لیے تکبیر کہتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس نے تکبیر نہیں کہی، اور شیطان اسے یہی وسوسہ ڈالتا ہے اور وہ تکبیر پر تکبیر کہتا چلا جاتا ہے حتی کہ اس کی پہلی رکعت ہی جاتی رہتی ہے، یا پھر اس میں قرآت رہ جاتی ہے، یہ سب شیطانی ہتھکنڈے اور چالیں اور اس کے مکر اور مسلمان کے اعمال باطل کرنے پر شیطان کی حرص، اور اس کی تلبیس ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو عافیت سے نوازے اور شیطان کی چالوں اور وسوسوں سے محفوظ رکھے، یقینا اللہ تعالی سننے والا قبول کرنے والا ہے.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی بدعت و گمراہی ہے، جس کی اللہ تعالی نے اجازت نہیں دی، اس لیے اسے ترک کرنا اور اس لوگوں کو بچانا اور صرف نماز جمعہ پر اکتفا کرنا واجب ہے، جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ اور تابعین عظام الی اور ان کی آج تك پیروی کرنے والے لوگ عمل کرتے رہے ہیں.

اور حق بھی یہی ہے، اس میں کوئی شك وشبہ نہیں، امام مالك بن انس رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

(اس امت کے آخری لوگ بھی اس سے ہی اپنی اصلاح کر سکتے ہیں جس سے امت کے پہلے لوگوں نے اصلاح کی تھی)

اور ان کے بعد اور پہلے آئمہ کرام نے بھی ایسے ہی کہا ہے. اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.